Fikr-o-Nasar (Islamabad) 14:2 (1976) © rasailojaraid.com

دو کتب خانوں کے چند نادر مخطوطات

اختر راہی

اہلِ تحقیق میں یہ احساس شدت سے پایا جاتا ہے کہ ذاتی کتب خانوں میں دبے ہوئے نادر مخطوطات کی فہرستیں شائع کی جائیں تاکہ اہلِ علم ان سے استفادہ کر سکیں اور اگر ممکن ہو تو کیڑوں کی نذر ہو جانے سے پہلے زیورِ طباعت سے آراستہ ہو سکیں۔ اسی احساس کے پیشِ نظر بعض علمی اور تحقیقی اداروں نے نجی کتب خانوں کی فہرستیں بنانا شروع کی ہیں۔ ادارہ تحقیقاتِ اسلامی بھی یہ کام کر رہا ہے۔

راقم نے گذشتہ دو سال میں چند نجی کتب خانوں کا جائزہ لیا ہے اور ان میں موجود مخطوطات کی فہرستیں تیار کیں۔ اہلِ علم کے لیے نادر مخطوطات کا مختصر تعارف ملک کے معروف علمی رسائل میں لکھا ہے۔ اس سلسلہ میں "کتب خانہ فاضلیہ کے نادر مخطوطات" کا تعارف "فکر و نظر" میں شائع ہوا ہے۔

حال ہی میں چند مزید کتب خانے دیکھے ان میں سے دو کتب خانوں کے گیارہ نادر مخطوطات کا تعارف پیشِ خدمت ہے۔

کتب خانہ میاں عبدالحق غور غشتوی

غور غشتی، ضلع کیمبل پور کا معروف قصبہ ہے۔ آبادی کم و بیش تیدرہ ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ قصبہ میں دو دینی مدارس گذشتہ صدی سے جاری ہیں۔ ان میں سے ایک مدرسہ شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غور غشتوی کی وجہ سے گرد و نواح اور خاص طور پر صوبہ سرحد میں بہت مشہور ہے۔ شیخ الحدیث

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادوں کی نگرانی میں حسب معمول دینی خدمات انجام دے رہا ہے۔
دوسرا مدرسہ میاں عبدالحق صاحب کی نگرانی میں چل رہا ہے۔ میاں صاحب بلند پایہ عالم دین ہیں علاقہ میں ان کا فتویٰ تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس وقت موصوف کی عمر اسّی سال سے متجاوز ہے مگر حافظہ بمثال ہے۔ موصوف کی زندگی کا بڑا حصّہ تدریس و تعلم میں گزرا ہے۔ کچھ عرصہ مدرسہ رحمانیہ ہری پور میں بطور شیخ الحدیث کام کیا ہے۔ ان کے رشحاتِ قلم میں سے دو تین کتابچے شائع ہوئے ہیں۔

موصوف کے کتب خانہ میں تفسیر، حدیث، فقہ حنفی اور درسی کتب کا منتخب ذخیرہ ہے۔ مخطوطات کی تعداد چالیس پچاس کے درمیان ہے ان میں سے اہم مخطوطات یہ ہیں۔

اشارۃ الوصول فی بشارۃ القبول (عربی)

میاں محمدیؒ چمکنی (م بعد ۱۲۱۰ھ) کی یہ اہم تالیف ہے۔ صلوٰۃ و سلام کے موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ مگر صنعت کے اعتبار سے یہ نسخہ بے مثال ہے۔ خوبصورت خطِ نسخ میں لکھا ہوا یہ نسخہ ۱۲۰۱ھ میں مکمل ہوا۔ عبارت ترقیمہ یہ ہے۔

"نسخہ اتمام یافت و صورت انصرام گرفت ایں ورود مسعود من تصنیفات سراج السالکین عمدۃ المحققین حضرت صاحبزادہ چمکنی المسمی باسم السامی میاں محمدی دام اللہ برکاتہ و زید توفیقاتہ بتاریخ نوزدھم شہر شوال ۱۲۰۱ھ صورت تسطیر یافت الحمد للہ علی اتمامہ"

نسخہ بارہ ابواب اور سات فصلوں پر مشتمل ہے۔ مؤلف نے ابواب میں اس بات کا التزام کیا ہے کہ پہلے باب کے درود میں صرف ایک نقطہ ہو۔ دوسرے باب کے ہر تخاطب میں دو نقطے اور اسی طرح بارھویں باب کے تخاطب میں بارہ نقطے ہیں۔

فصلوں کے بارے میں درج ذیل انداز اختیار کیا گیا ہے۔

فصل الاوّل فی الصلوٰۃ بحروف نقاطها واحدہ

فصل الثانی فی الصلوٰۃ بحروف نقاطها اثنین

فصل الثالث فی الصلوٰۃ بحروف نقاطها ثلث

الفصل الرابع فی الصلوٰۃ بحروف نقاطها [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الفصل الخامس فی الصلوۃ بحروف فوقہا نقط

الفصل السادس فی الصلوۃ فیہا حروف تحتہا نقط

الفصل السابع فی ادعیات الزاکیات ودعا الاختتام والاستعانۃ من اللہ الملک العلام۔

حواشی پر حل لغات درج ہے۔

جامع القوانین (فارسی)

ناپختہ نستعلیق میں لکھے ہوئے اس نسخہ کے مؤلف نے اپنا نام متن میں ذکر نہیں کیا۔ ۴ فصول پر مشتمل نسخے کا موضوع' انشا وادب ہے۔

فصل اوّل   در مکتوبات

فصل دوم   در رقعات

فصل سوم   مشتمل بر دو قسم است   قسم اوّل   در مراسلات تہنیت آمیز

قسم دوم   در مکاتبات تعزیت انگیز

فصل چہارم   در آداب آداب والقاب وخاتمہ

کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں ہے۔

خانقاہی (عربی)

"شرح عقائد عضدیہ" علم کلام کی مشہور کتاب ہے۔ زیر نظر نسخہ میں اس کے اہم نکات اور دقائق کا حل پیش کیا گیا ہے۔ مولف: "ابن محمد جان القرا باغی محمد الشاہی" نے یہ کتاب خانقاہ غوثیہ حنفیہ خوارزمیہ (سمرقند) میں تالیف کی تھی اس لیے اس کا نام "خانقاہی" تجویز ہوا۔

زیر نظر نسخہ ملا خیر اللہ نامی کاتب نے اخوند ملا جان محمد کے لیے کتابت کیا ہے۔ افسوس کہ تاریخ کتابت درج نہیں ہے۔ بارھویں صدی ہجری کا مکتوبہ محسوس ہوتا ہے شکستہ آمیز نستعلیق کا اچھا نمونہ ہے۔

سر الاسرار (عربی)

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (م ۵۶۱ھ) کی زیر نظر تالیف کے اکثر نسخے ملتے ہیں۔ زیر نظر نسخہ خوبصورت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خط نسخ میں ۶۹ اوراق میں کتابت ہوا ہے۔ اہم الفاظ سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔ کاتب کا نام عبدالقادر اور سال کتابت ۱۲۸۱ھ ہے۔ ترقیمہ کی عبارت یہ ہے۔

"تم سنہ ۱۲۸۱ علی ید السید عبد القادر فی حضرت الشیخ
عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ"

۴۲ فصلوں پر مشتمل یہ کتاب شائع ہو چکی ہے۔

قنیۃ الفتیان (فارسی)

"نصاب صبیان" ابو نصر فراہی (م ساتویں صدی ہجری) کی معروف تالیف ہے اور برصغیر میں مبتدی اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ زیر نظر منظوم رسالہ اس کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ شاعر کا نام متن میں "صدر بدر" آیا ہے۔

کرد انشا صدر بدر ایں قنیۃ الفتیان کہ ہست
در لغت نزدیک اہل فضل گنج رائگان

کاتب کا نام "فضل احمد" تاریخ کتابت درج نہیں، متوسط خط نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔

لب اللباب فی علم الحساب (عربی)

خلاصۃ الحساب بہاء الدین عاملی (م ۱۰۳۱ھ) کی تالیف ہے اور قدیم مدارس عربیہ میں شامل نصاب رہی ہے اس پر کئی شرحیں اور حواشی لکھے گئے ہیں۔ زیر نظر نسخہ کا مؤلف (شارح) رقمطراز ہے۔

"فیقول العبد الضعیف سلیمان ابن ابی الفتح الحنفی
القادری الکسائی فتح اللہ لہ ابواب الرحمۃ ...... کان
کتاب خلاصۃ الحساب فی الاشتہار کالشمس فی
ذات النہار ...... ان اشرح لہ شرحاً مقتصراً ...
وسمیتہ بلب اللباب فی علم الحساب"

"گل احمد" نامی کاتب نے کتابت کی البتہ سال کتابت نہیں لکھا۔

مکاتبات شمسی (فارسی)

ادب و انشا کے موضوع پر یہ نسخہ خوبصورت خط نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔ کاتب کا نام اد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تاریخ کتابت درج نہیں۔ مولف شمس الدین بن بدرالدین لکھتے ہیں۔

"چنیں گوید بندہ ..... شمس الدین ابنِ بدر الدین من اولاد سلطان العارفین
ہر چند کہ در صنعت بدیع ...... بواسطہ خاطر ...... شاہ محمد رقعہ چند از ہر جا فقرہ
فقرہ و نکتہ نکتہ بہزار جست و جو و تگاپو بہم رسانیدہ و جمع کردہ مرقوم کلکِ جواہر سلک گردانیدم
...... بمکاتباتِ شمسی نہادہ و منقسم بچہار قسم ساختم ...... تاریخ اتمامش و انجامش
...... وثیقہ چند"

"وثیقہ چند" سے سال تالیف ھرق برآمد ہوتا ہے۔

ہدیۃ القراء (فارسی)

فارسی نظم میں تجوید کے اصول و قوانین بیان کئے گئے ہیں۔ شاعر کا نام "اسحاق" ہے

آنکہ نام اسحاق و ابنِ صالح است — رابی عفو است گرچہ طالح است
ہدیۃ القراء نہادم نام آن — جمع کردہ ناگزیر قاریاں

سال تالیف ۱۱۴۶ھ ہے۔

روز اتمامش لیسال دلکش است — یکہزار و یکصد و چہل و شش است

یہ نسخہ "سید احمد" نامی کاتب نے لکھا ہے۔ حمد و نعت اور منقبت چار یار کے بعد تجوید کے اصول بیان کئے گئے ہیں۔ فصلوں کے عنوانات کی جگہ خالی ہے۔

کتب خانہ قاضی زاہد الحسینی ۔ کیمبل پور

پروفیسر قاضی زاہد الحسینی معروف عالم دین اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کی تالیفات میں سے تذکرۃ المفسرین اور تفسیر قرآن کو خاصی شہرت حاصل ہے۔ موصوف نے ایک عمدہ کتب خانہ مہیا کیا ہے ان کے کتب خانہ میں مندرجہ ذیل نادر خطی نسخے دیکھے۔

انوار التنزیل و اسرار التاویل (عربی)

علامہ بیضاوی کی تفسیر "انوار التنزیل و اسرار التاویل" کو جو مقبولیت حاصل ہوئی ہے دوسری تفاسیر کے حصہ میں کم آئی ہے اس پر درجنوں حواشی لکھے گئے اور بعض حواشی کے حاشیے موجود ہیں قاضی عب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے کتب خانہ کا نسخہ، خطِ نسخ میں لکھا گیا ہے، عبارتِ قرآن سرخی سے لکھی گئی ہے۔ بعض صفحات پر نیلی اور سرخ روشنائی سے جدولیں کھینچی گئی ہیں۔ نسخہ کسی قدر کرم خوردہ اور آب رسیدہ ہے، ترقیمہ اس قدر پڑھا جا سکتا ہے۔

"۔۔۔۔۔۔ علی ید الفقیر علی الشہیر بأبی الحسن الترمذی امضیناه قبل الظہر من یوم الاربعا الثامن عشر من شہر شوال سبع وخمسین والحمد للّٰہ وحدہٗ"

کاتب نے اپنا نام "ابوالحسن علی ترمذی" لکھا ہے۔ اسی نام کے صوبہ سرحد کے ایک بزرگ گزرے ہیں جو عوام میں "پیر بابا" کے نام سے معروف ہیں۔ جائے کتابت اور سن کتابت کا وضاحت سے ذکر نہیں اس لیے وثوق سے یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ نسخہ ان ہی کے فن کتابت کا شاہکار ہے، پیر بابا کی کوئی تحریر راقم کے علم میں نہیں جس سے تقابل کر کے کوئی نتیجہ اخذ کیا جا سکے۔

اگر اسے پیر بابا ابوالحسن علی ترمذی (م ۹۹۱ھ) کا کتابت کردہ نسخہ تصور کیا جائے تو سال کتابت ۹۵۷ھ ہے۔ نسخہ پر ایک مہر میں سال ۱۱۸۳ھ پڑھا جاتا ہے اور جلد کے اندرونی طرف ایک مہر "محمد علی ۱۲۵۰ھ" پڑھی جا سکتی ہے۔ غالباً یہ مالکوں کی مہریں ہیں۔

شرح القرآن (فارسی)

معین الدین (م ۱۰۸۵ھ) بن خواجہ خاوند محمود کشمیر کے معروف اہل علم میں ان سے زبدۃ التفاسیر (عربی) اور فتاوائے نقشبندیہ یادگار ہیں۔ شرح القرآن (فارسی) بھی ان کی تالیف ہے۔ ۷ رجب ۱۰۷۱ھ کو اس کی ابتدا کی گئی۔ اور محرم ۱۰۷۲ھ میں اس کی تکمیل ہوئی۔ شرح القرآن کا ایک نسخہ حکیم محمد عرفان جان صاحب ناظم شریعت ٹونک کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اس نسخہ کا تعارف کراتے ہوئے "معارف" (اعظم گڑھ) میں لکھا گیا ہے۔

"شرح القرآن فارسی کے کسی نسخہ کا علم ٹونک کے کتب خانہ کے علاوہ اب تک نہیں ہو سکا ہے۔" معارف ج ۹۹، ش ۳، ص ۲۲۵۔

قاضی صاحب کے کتب خانہ کا یہ نسخہ اس اعتبار سے اہم ہے کہ پاکستان میں کوئی دوسرا نسخہ معلوم نہیں۔ یہ نسخہ مکمل ہے مگر کرم خوردہ اور کسی قدر آب رسیدہ ہے۔ اس کے باوجود نسخہ کا زیادہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حصہ محفوظ ہے۔ خط نسخ کا عمدہ نمونہ ہے۔

عینی (عربی)

ابوالبرکات عبداللہ نسفی کی تالیف "کنز الدقائق" کی بکثرت شرحیں لکھی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک "رمز الحقائق" قاضی بدرالدین محمود بن احمد عینی (م ۸۵۰ھ) کی کاوش کا نتیجہ ہے۔ بعض اوقات شارح کی نسبت سے "عینی" کے نام سے ذکر کی جاتی ہے۔

"عینی" کا زیر نظر نسخہ آخری حصہ پر مشتمل ہے اوسط درجے کے خط نسخ میں لکھا ہوا یہ نسخہ "فضل احمد" نامی کاتب نے ۲۴ محرم سنہ ۱۲۵۷ھ کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ کاتب موضع کامرا ضلع کیمبل پور کا رہنے والا تھا۔ یہ گاؤں تقریباً ایک صدی پہلے دینی تعلیم کا مرکز رہا تھا۔

کتاب کے آخر میں دریائے سندھ کی طغیانی کے بارے میں یادداشت ان الفاظ میں درج ہے۔

"آب اباسین کہ غرق کردہ است مخلوق را
بیست ششم ماہ ربیع الثانی یعنی چیت
۱۲۵۷ھ"

© rasailojaraid.com